بروقت تکمیل بلاشبہ دونوں اطراف کے اس پختہ عزم کی بدولت ممکن ہوئی ہے کہ سی پیک پر تعاون کے فریم ورک کو حقیقی معنوں میں عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ جوائنٹ ورکنگ گروپ کے تحت پلاننگ اینڈ ایکسپرٹ گروپ پر تعاون کے دائرہ کار کے ازسرنو تعین کے لئے باقاعدہ نظام مہیا کر دیئے گئے ہیں جن سے بخوبی اندازہ ہوجاتا ہے کہ دونوں ممالک سی پیک کے سیاق وسباق میں تعاون کے ایجنڈا کو آگے بڑھانے کے لئے کس حد تک پرعزم ہیں۔

## راہداری، بنیادی ڈھانچے سے آگے

راہداریوں کی کامیابی کا اندازہ محض بنیادی ڈھانچے کی ترقی سے نہیں لگایا جاسکتا بلکہ اس میں ان مطلوبہ مقاصد کو دیکھا جاتا ہے جن کے لئے یہ راہداری بنائی گئی۔ کسی بھی راہداری کا حتمی مقصد اس کے دائرے میں آنے والے علاقوں کے اندر اور ان کے درمیان تجارت، سرمایہ کاری اور معاشی ترقی کا فروغ ہوتا ہے۔ اس کے لئے محتاط منصوبہ سازی، نگرانی اور راہداری پر چلنے والی زندگی پر کنٹرول ضروری ہوتا ہے۔ سی پیک کے منصوبوں میں جہاں منصوبہ بندی اور نگرانی کا کام انتہائی مستعدی کے ساتھ انجام دیا جارہا ہے اور تمام امور سے متعلق باقاعدہ نظام وضع کردیئے گئے ہیں وہیں اس راہداری کے بھرپور ثمرات حاصل کرنے کے لئے ایک الگ سٹریٹجک منصوبہ کی تشکیل بہت ضروری ہے جس میں سرمایہ کاروں کو اس کی طرف مائل کرنے کے لئے ایک واضح روڈ میپ کا تعین کردیا جائے۔ اس سٹریٹجک منصوبے میں راہداری کی افادیت اور کارکردگی بہتر بنانے کے اقدامات بھی شامل ہونے چاہئیں۔ اس میں تجارت میں معاونت، سکیورٹی اقدامات، ٹرانسپورٹ راہداری پر عملدرآمد اور لاجسٹک خدمات وغیرہ کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔

### i. تجارت میں معاونت کے اقدامات

تجارت میں معاونت کے لئے مختلف اقدامات ضروری ہیں یعنی کسٹم کلیئرنس کی کارروائی کو سادہ اور ہم آہنگ بنادیا جائے، تجارتی قواعد وضوابط کو شفاف بنایا جائے، راہداری کے میزبان ممالک کے درمیان آزادانہ تجارت کے سمجھوتوں اور باہمی اعتراف کے سمجھوتوں سمیت مختلف سمجھوتوں کی توثیق کی جائے، وغیرہ۔

اس حوالے سے سی پیک کو موثر بنانے کے لئے ضروری ہوگا کہ چین کے ساتھ آزادانہ تجارت کے جس معاہدے یعنی 'ایف ٹی اے فیز ٹو' پر پہلے ہی دستخط ہوچکے ہیں، اس کے علاوہ چین کے ساتھ مل کر تجارت میں معاونت کا ایک فریم ورک وضع کیا جائے جو اس بات کو یقینی بنائے کہ اشیاء کی فعال، عمدہ اور مسابقتی بنیادوں پر نقل وحمل ممکن ہو جس پر نگرانی کے عمدہ نظام موجود ہوں اور ٹیرف سے ہٹ کر دیگر رکاوٹوں کو کم سے کم کیا جائے، دیگر متعلقہ فریقوں بالخصوص نجی شعبے کو ساتھ ملایا جائے اور فریم ورک پر عملدرآمد کے لئے اداروں کے معیار میں بہتری لائی جائے۔ چین کے ساتھ تجارت میں زیادہ تر مشکلات ٹیرف کی وجہ سے نہیں بلکہ ٹیرف سے ہٹ کر دیگر رکاوٹوں کے باعث پیش آتی ہیں جن میں خاص طور پر ایس پی ایس اور ٹی بی ٹی کو تجارت میں بڑی رکاوٹیں قرار دیا جاتا ہے۔

### ii. لاجسٹک خدمات

کسی بھی اقتصادی راہداری کو کامیاب بنانے کے لئے لاجسٹک خدمات کی فراہمی ایک لازمی جزو ہے۔ لاجسٹک نظام کو اوپر سے لاکر ٹرانسپورٹ راہداری کا حصہ بنایا جاتا ہے جس کی بدولت یہ لاجسٹک راہداری بن جاتی ہے۔ ان خدمات میں ویئر ہاؤس، مختلف طریقوں سے باہمی انضمام، ٹرانسپورٹرز کے لئے معاونت کے لئے مراکز اور کسٹمز، امیگریشن، انسداد منشیات، حفاظتی مراکز اور ہائی وے پولیس جیسے اداروں کے درمیان مکمل کوآرڈینیشن وغیرہ شامل ہیں۔

تاہم پاکستان میں لاجسٹک کی صنعت ضابطے کی فرسودہ کارروائیوں اور ریگولیٹری فریم ورک نہ ہونے کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہے اور کئی حوالوں سے ملکی تقاضوں کو پورا نہیں کرپاتی۔ سچ تو یہ ہے کہ پاکستان میں اس شعبے کو ایک باقاعدہ صنعت کے طور پر تسلیم ہی نہیں کیا گیا۔ اس شعبے کی ترقی کے لئے باقاعدہ حکمت عملیاں نہ ہونے کی وجہ سے مستقبل میں اس راہداری کی کارکردگی پر منفی اثرات مرتب ہوسکتے ہیں جو کم ازکم مغربی چین، وسطی ایشیائی جمہوریاؤں اور افغانستان کے لئے خدمات فراہم کرے گی۔

### iii. سکیورٹی

قابل اعتبار سکیورٹی اقتصادی راہداری کو کامیاب بنانے کے حالات پیدا کرتی ہے۔ کسی بھی صورت میں خطے کے اندر اور اس کے اردگرد موجودہ کشیدہ حالات سی پیک کی ترقی اور سرگرمیوں کے لئے خطرات پیدا کرتے ہیں۔ اس خطرے کے تدارک کے لئے متعدد اقدامات کئے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر پاک فوج کے نو ہزار فوجیوں اور چھ ہزار نیم فوجی دستوں پر مشتمل ایک سپیشل سکیورٹی ڈویژن (ایس ایس ڈی) بنایا گیا ہے جسے اس راہداری پر چینی کارکنوں، کاروباری اداروں اور پراجیکٹس کے مقامات کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ مزید برآں، سی پیک کی سکیورٹی پر نظر رکھنے کے لئے سکیورٹی پر ایک جوائنٹ ورکنگ گروپ (جے ڈبلیو جی) بھی تشکیل دیا گیا ہے۔ تاہم سکیورٹی کو اس حد تک مستحکم اور قابل اعتبار، جس میں لوگوں اور سرمایہ کاروں دونوں کو پریشانی کم سے کم ہو، بنانے کی راہ میں آگے بھی مشکلات آئیں گی۔

### iv. پالیسی

آخری بات جو اپنی جگہ برابر اہمیت کی حامل ہے، سٹریٹجک منصوبے کے اقدامات میں ''سافٹ (Soft) ضمنی بنیادی ڈھانچہ'' بھی شامل ہونا چاہئے۔ مجموعی سرمایہ کاری ماحول بہتر بنانے کے لئے حکومت کو ایسے اقدامات کرنا ہوں گے جن میں قانونی و ریگولیٹری فریم ورکس، پالیسیوں اور اقتصادی نظام چلانے والے اداروں کا معیار بہتر بنانے پر زیادہ توجہ دی جائے۔ راہداری کے مجموعی ثمرات سے اسی صورت میں فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے اور اس کا مطلوبہ مقصد حاصل کیا جاسکتا ہے۔

قصہ مختصر، اقتصادی راہداری کے بھرپور ثمرات حاصل کرنے کے لئے محض طبعی بنیادی ڈھانچے میں بہتری کافی نہیں ہوگی تاوقتیکہ ضمنی خدمات، خواہ وہ تجارت میں معاونت ہو یا لاجسٹک خدمات، سکیورٹی صورتحال ہو یا پالیسی اقدامات، کو اقتصادی راہداری کے مجموعی مقاصد سے ہم آہنگ نہیں کردیا جاتا۔

## حاصل بحث

- اقتصادی راہداری محض بنیادی ڈھانچے کی ترقی کا نام نہیں بلکہ حقیقت میں یہ بڑی حد تک عوامی پالیسیوں کے زیر اثر، تعاون کا ایک پلیٹ فارم ہے جس میں بہتر تجارتی سرگرمیوں، براہ راست غیرملکی سرمایہ کاری اور انسانی نقل وحرکت کے ذریعے معاشی انضمام پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔ اس انضمام کو ممکن بنانے کے لئے ایک ہمہ گیر پالیسی وضع کرنا ہوگی جس کے ذریعے منڈی کے تقاضوں کے مطابق ''ہارڈ اور سافٹ بنیادی ڈھانچے'' کو بروئے کار لایا جاسکے۔
- راہداری کا کردار محض فوری نتائج یعنی سفر کے وقت میں کمی اور کفایت تک اس طرح محدود نہیں ہونا چاہئے، جیسے ماضی میں \ ٹرانسپورٹ راہداریوں میں ہوتا رہا ہے۔ ان کا کام ایک فعال ٹرانسپورٹ نظام کی بنیاد پر سرمایہ کاری کے لئے پرکشش ماحول پیدا کرتے ہوئے اقتصادی سرگرمی پیدا کرنا ہے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے پوری راہداری پر ایسے اقدامات کرنا ہوں گے جو ان تمام خطوں کے وسائل کو بروئے کار لائیں جہاں سے یہ راہداری گزرتی ہے تاکہ انہیں سرمایہ کاری کے لئے پرکشش بنایا جاسکے۔
- ماضی میں افزائش کے ستون (Growth Poles) کھڑے کردینے کا رجحان رہا ہے جس میں اقتصادی اور ترقیاتی سرگرمیاں کچھ مراکز تک محدود رہ جاتی ہیں لیکن اقتصادی راہداری کا تصور اس کے برعکس ہے۔ عالمی ویلیو چین (Global Value Chains) کے وجود میں آنے اور ان کی معاونت کے لئے اقتصادی راہداری کے وسیع تر تصور کے تحت ٹرانسپورٹ کے تیز رفتار اور قابل اعتبار نظاموں کی ترویج نے افزائش کے ستون والے تصور کے متعدد پہلوؤں کو چیلنج کیا ہے۔ اقتصادی راہداری عالمی ویلیو چین کو فروغ دیتی ہے جس کا حتمی نتیجہ معاشی خوشحالی کی صورت میں برآمد ہوتا ہے۔ تاہم کلسٹرز اور افزائش کے ستونوں کی اہمیت کو یکسر مسترد بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ان دونوں تصورات کے درمیان توازن اور اس عمل میں اقتصادی راہداری کے کردار کا تعین سی پیک فریم ورک کے تحت لازم ہے۔
- ترقیاتی عمل میں مقامی لوگوں کو ساتھ ملائے اور انہیں پیش نظر رکھے بغیر جلدبازی میں بنائی جانے والی بنیادی ڈھانچے کی وسیع سہولیات سے حاصل ہونے والی ترقی پائیدار نہیں ہوگی۔ ترقی کو پائیدار بنانے کے لئے ان لوگوں میں استعداد پیدا کرنا ہوگی اور اس کے لئے وقت اور گنجائش درکار ہوں گے۔ سی پیک میں اس پر واقعی زور دیا جارہا ہے لیکن اسے مزید بڑھانے کی ضرورت ہے۔
- آخری بات، اداروں کے معیار، لاجسٹکس اور ٹرانسپورٹ نظام، طے شدہ روابط کے حامل اکنامک زونز کی ترقی کے عمل کو بہتر بنانے کے پالیسی حل وضع کرنے کے لئے ایک متوازن فریم ورک وضع کرنا ہوگا جو سی پیک کے ذریعے ترقی اور خوشحالی کو یقینی بنائے۔

# یاؤ جنگ

## پاکستان میں چین کے سفیر

> **مکرر ارشاد**
>
> "…. رابطہ سہولیات کی تعمیراتی سرگرمیوں سے کئی مختلف ممالک کو اپنی ترقی اور رابطوں کی راہ میں درپیش رکاوٹوں کو دور کرنے میں مدد ملی ہے ۔"

**آپ کی رائے میں علاقائی رابطہ سہولیات اور راہداریوں سے پاکستان کی اقتصادی ترقی، سماجی وثقافتی انضمام اور دیگر پہلوؤں پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟**

عالمی معاشی انضمام اور علاقائی رابطے اقتصادی عالمگیریت، آزاد تجارت، کشادہ معیشت اور سرحد پار تعاون کے فروغ کا ایک اہم ذریعہ بن چکے ہیں۔ رابطہ سہولیات کی تعمیراتی سرگرمیوں سے کئی مختلف ممالک کو اپنی ترقی اور رابطوں کی راہ میں درپیش رکاوٹوں کو دور کرنے میں مدد ملی ہے ۔ یہ وسیع نوعیت کا کھلا پن پیدا کرنے کے لئے ترقی کے عمل کو آگے بڑھانے اور رابطوں کی عالمی پارٹنر شپ کی تشکیل میں بھی قوت محرکہ کا کردار ادا کرتے ہیں ۔ رابطوں کے لئے بنیادی ڈھانچے کی سہولیات باہمی سطح کے میل جول کے ذریعے 'نرم' رابطوں کو بھی فروغ دیتی ہیں ۔ مثال کے طور پر اس سے لوگوں کے درمیان باہمی تبادلوں کی راہ ہموار ہوتی ہے جس سے ملکوں کے درمیان باہمی مفاہمت اور تعاون بڑھتا ہے ۔ اس طرح یہ علاقائی امن کے فروغ میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں ۔

پاکستان کو زمانہ قدیم سے ہی شاہراہ ریشم پر ایک اہم مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے ۔ اس نے یوریشیائی براعظم اور سمندر کو جوڑنے اور مشرق ومغرب کے درمیان رابطے استوار کرنے میں بھی نمایاں کردار ادا کیا ہے ۔ معیشت کی ترقی اور لوگوں کے ذرائع معاش میں بہتری موجودہ پاکستانی حکومت کی اولین ترجیحات ہیں اور یہ پاکستانی عوام کے لئے ایک "نیا پاکستان" تعمیر کرنے کی نوید بھی ہیں ۔ علاقائی رابطوں کی راہ اختیار کرنے سے پاکستان کی معاشی ترقی کے لئے زیادہ گنجائش پیدا ہوسکتی ہے ۔ علاقائی پارٹنرز کے ساتھ بہتر معاشی تعلقات کا قیام پاکستانی معیشت کی ترقی کے لئے ایک بنیادی تقاضا بن چکا ہے ۔

چین پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک) چین اور پاکستان کے درمیان رابطوں کا ایک مرکزی پلیٹ فارم ہے ۔ 2013 میں اس کے آغاز سے اب تک سی پیک نے پاکستان کی ترقی کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے ۔ سی پیک توانائی تعاون کے تحت بجلی پیدا کرنے کے بارہ پراجیکٹس پر یا تو تعمیراتی کام شروع ہو چکا ہے یا پھر وہ کمرشل سطح پر کام کر رہے ہیں جن پر کل تقریباً 12.4 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری ہوئی ہے ۔ ان میں سے 9 کمرشل آپریشن ڈیٹ (سی او ڈی) پراجیکٹس ہیں جن کی کل انسٹالڈ کپیسٹی 5,320 میگاواٹ ہے ۔ سی پیک کے تحت بننے والے پراجیکٹس سے بجلی کی پیداوار 17.73 ارب کلوواٹ تک پہنچ چکی ہے جو نیشنل ٹرانسمیشن اینڈ ڈسپیچ کمپنی (این ٹی ڈی سی) کے سسٹم کی کل پیداوار کا 14.5 فیصد بنتی ہے جس کے ذریعے فی کس بجلی کے استعمال کی بنیاد پر 3 کروڑ 30 لاکھ سے زائد افراد کو بجلی فراہم کی جا سکتی ہے ۔

ٹرانسپورٹ کے دو بڑے منصوبوں میں سے پشاور کراچی موٹر وے پراجیکٹ (سکھر ملتان سیکشن) مکمل ہو چکا ہے اور قراقرم ہائی وے فیز ٹو (حویلیاں تا تھاکوٹ) رواں سال پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ یہ پاکستان بھر سے گزرنے والی تیز رفتار اور باسہولت شاہراہیں ہیں جن سے لوگوں اور اشیاء کی آمدورفت میں مدد ملے گی اور پاکستان کی ملکی پیداوار میں عدم توازن کم ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ سی پیک نے سماجی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے ۔ مثال کے طور پر تھر کول فائر پاور پلانٹ میں چینی کمپنی نے چالیس سے زائد افراد کو تربیت دی ہے جن میں سے کچھ ٹرک ڈرائیور بن گئے ہیں اور ان کی آمدنی میں نمایاں اضافہ ہو گیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ دونوں ملکوں کی مشترکہ کوششوں سے سی پیک کی بدولت پاکستان میں مزید مثبت تبدیلیاں آئیں گی ۔

سی پیک، بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹیو (بی آر آئی) کے تحت بننے والی چھ راہداریوں میں سے ایک ہے اور اب یہ تیزی کے ساتھ دوسرے ملکوں کی توجہ بھی حاصل کر رہا ہے ۔ گوادر بندرگاہ سے افغانستان کے لئے دوطرفہ ٹرانزٹ کارگو سہولیات نے کام شروع کر دیا ہے ۔ دوسری جانب ایران نے بھی سی پیک کے تحت تعاون میں دلچسپی ظاہر کر دی ہے اور چابہار اور گوادر کی بندرگاہوں کو مل کر ترقی دینے پر زور دیا ہے ۔ وسطی ایشیائی ممالک نے بھی سی پیک کو علاقائی رابطوں کے لئے راہداری کے طور پر استعمال کرنے کی خواہش ظاہر کر دی ہے ۔ دلچسپی رکھنے والے بعض ممالک پاکستان، چین، قازقستان اور قرغزستان کے درمیان ٹرانزٹ ٹریفک کے چار فریقی سمجھوتے پر بھرپور طریقے سے عملدرآمد پر زور دے رہے ہیں ۔ سی پیک فریم ورک کے تحت ہم لوگ پاکستان میں جرمنی، جاپان، برطانیہ اور دیگر ممالک کے سفیروں کے ساتھ مذاکرات میں صنعتی تعاون کے ممکنات کا جائزہ لے رہے ہیں ۔ ہمیں یقین ہے کہ سی پیک علاقائی اقتصادی انضمام کے فروغ میں شاندار کردار ادا کرے گا ۔

**قومی سطح پر پائیدار ترقی کے عالمی مقاصد کے حصول کے لئے مختلف راہداریوں کو کس طرح بھرپور انداز میں بروئے کار لایا جا سکتا ہے؟ موزوں اقدامات کی نشاندہی کس طرح کی جا سکتی ہے؟ عالمی مثالوں کے ساتھ بیان کریں ۔**

پائیدار ترقی کے عالمی ایجنڈا 2030، (پائیدار ترقی کے عالمی مقاصد، ایس ڈی جیز) نے ترقی کے میدان میں عالمی تعاون کا ایک نیا باب کھول دیا ہے اور عالمی طرز حکمرانی اور باہم مربوط معاشی، ماحولیاتی اور سماجی ترقی کے مطلوبہ معیار کو بلند کر دیا ہے ۔ ان دنوں عالمگیریت وسعت اختیار کر رہی ہے اور عالمی معیشت کا باہمی انحصار بڑھ رہا ہے ۔ تاہم بڑھتی ہوئی یکطرفہ سوچ، حفاظتی سوچ اور عالمگیریت سے گریز نے اس میں خلل پیدا کر دیا ہے جس کی وجہ سے ایس ڈی جیز کے حصول میں کئی مشکلات پیدا ہو رہی ہیں ۔

بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹیو (بی آر آئی) عالمگیریت، باہمی فائدے اور سب کے فائدے پر مبنی تعاون کا علمبردار ہے ۔ یہ متعلقہ ممالک کی ترقی اور تعاون کی حقیقی تقاضوں اور تاریخی رجحانات کے عین مطابق ہے ۔ بی آر آئی بین الاقوامی سطح پر غربت میں کمی، عالمی اقتصادی انضمام اور شریک ممالک کے درمیان معاشی وتجارتی تعاون میں خاطر خواہ کردار ادا کرتا ہے جو سب مل کر ایس ڈی جیز کے حصول میں مدد دیتے ہیں ۔ "بیلٹ اور سڑک کی معاشیات: ٹرانسپورٹ راہداریوں سے پیدا ہونے والے مواقع اور خطرات" کے عنوان سے عالمی بینک کی 2019 کی رپورٹ بتاتی ہے کہ بی آر آئی درجنوں ترقی پذیر ممالک میں اقتصادی ترقی اور تخفیف غربت کے عمل کو تیز کر سکتا ہے ۔ اس رپورٹ کے مطابق بی آر آئی کے منصوبوں پر عملدرآمد سے 3 کروڑ 20 لاکھ افراد کو درمیانی غربت (وہ لوگ جن کی

یومیہ آمدنی 3.20 ڈالر سے کم ہے) سے بلند سطح پر لانے میں مدد مل سکتی ہے۔ جبکہ دنیا کے لئے تجارت میں 6.2 فیصد تک اور شریک معیشتوں کے لئے 9.7 فیصد تک افزائش ممکن ہو سکتی ہے۔ عالمی آمدنی میں افزائش 2.9 فیصد تک پہنچ سکتی ہے۔ اس بناء پر چین مشترکہ اور باہم مربوط پائیدار ترقی کے حصول اور نوع انسانی کے مشترکہ مستقبل پر مبنی کمیونٹی کے فروغ کے لئے بی آر آئی کو آگے بڑھانے کا سلسلہ جاری رکھے گا۔

## مختلف متعلقہ فریقین مثلاً حکومت، سول سوسائٹی اور ترقیاتی پارٹنرز ان علاقائی راہداریوں کی افادیت بڑھانے اور ان سے حتی الوسع ثمرات حاصل کرنے میں کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

پاکستان میں زندگی کے تمام شعبوں کی جانب سے سی پیک کو بھرپور حمایت ملی ہے۔ اس وقت سی پیک ایک نئے مرحلے میں داخل ہو چکا ہے جس میں اسے سہولیات سے بھرپور بنایا جا رہا ہے اور اس میں توسیع ہو رہی ہے۔ چین اپنے تجربات کو مزید کام میں لانے، مستقبل کے لئے منصوبے بنانے، اتفاق رائے پیدا کرنے اور اعلیٰ معیار کی ترقی کے لئے سی پیک پر تعاون کو موثر انداز میں فروغ دینے کے لئے معاشرے کے مختلف شعبوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کو تیار ہے۔

اول، حکومتی سطح پر ہمیں باہمی روابط کو مضبوط بنانا چاہئے۔ سی پیک کے تحت اوپر سے نیچے تک تعاون کا ایک پختہ نظام موجود ہے۔ دونوں حکومتوں کا مقصد تعاون کی درمیانی اور طویل مدتی سمت کا تعین، ادارہ جاتی نظام کے تحت بڑے پراجیکٹس کی نشاندہی، پالیسی رابطوں کے ذریعے اتفاق رائے کا فروغ، پالیسی ربط کو برقرار رکھنا، کاروباری تعاون میں درپیش مسائل کو دور کرنا اور زیادہ سازگار پالیسی گنجائش پیدا کرنا ہے۔

دوم، کاروباری سطح پر ہمیں مل کر کام کرنے اور کاروباری برادری کے درمیان تعاون کی حوصلہ افزائی کرنا چاہئے۔ چینی حکومت چینی کمپنیوں کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے کہ وہ صنعتوں کی منتقلی کو مستحکم بنائیں اور پاکستان کو ٹیکنالوجی منتقل کریں اور مزید جوائنٹ وینچرز پر کام کریں تاکہ مشترکہ ترقی کا مقصد حاصل کیا جا سکے۔ ہمیں امید ہے کہ پاکستان کی کاروباری برادری سی پیک کی بدولت ملنے والے اس موقع کو بروئے کار لائے گی اور آپس میں اور چینی کاروباری برادری کے ساتھ بھرپور طریقے سے مل کر کام کریں گے۔

سوم، ترقیاتی پارٹنرز ہونے کے ناطے ہمیں ترقی کے معاملے میں سب کی شمولیت پر مبنی سوچ اپنانا ہوگی جس میں خاص طور پر کم مراعات یافتہ طبقات پر توجہ مرکوز کی جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ وہ بھی سی پیک سے فائدہ اٹھائیں۔ مثال کے طور پر ہم نے سماجی اقتصادی ترقی پر سی پیک جوائنٹ ورکنگ گروپ قائم کر دیا ہے۔ اس گروپ نے زراعت، غربت میں کمی، فراہمی آب، سینی ٹیشن، تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت سے متعلق 17 سماجی منصوبوں کو حتمی شکل دے دی ہے جن پر رواں سال میں کام شروع کر دیا جائے گا۔ ان منصوبوں میں پاکستان کے پسماندہ علاقوں کی فوری ضروریات پوری کرنے اور مقامی لوگوں کو زیادہ فائدہ پہنچانے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میڈیا اور تھنک ٹینکوں کو چاہئے کہ وہ سی پیک کے حوالے سے تعاون کے لئے مثبت ماحول پیدا کریں۔ ہم نیک نیتی پر مبنی تجاویز اور تنقید کا خیر مقدم کرتے ہیں لیکن کیچڑ اچھالنے کے مخالف ہیں۔

چہارم، جیسا کہ ہم ترقیاتی پارٹنرز ہیں، اس لئے ہمیں اشتراک عمل کو وسعت دینی چاہئے تاکہ سی پیک سے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کر سکیں۔ سی پیک کے تحت ضمنی شعبوں میں دوطرفہ اور کثیر طرفہ تعاون کی معقول استعداد موجود ہے۔ ہم نہ صرف سی پیک میں تیسرے فریقوں کی شمولیت کا خیر مقدم کرتے ہیں بلکہ سی پیک کو پڑوسی ملکوں میں بھی توسیع دینے پر آمادہ ہیں۔ ہم تمام فریقوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ وہ سی پیک میں حصہ لیں اور اس میں سرمایہ لگائیں تاکہ باہمی فائدے کا حصول ممکن ہو، سب کے فائدے پر مبنی تعاون کو عملی جامہ پہنایا جا سکے اور وسیع تر اور پختہ اشتراک عمل کو فروغ ملے۔

## مستقبل کی جانب بڑھتے ہوئے بہتر علاقائی رابطوں کے تحت سماجی و اقتصادی ترقی میں مدد دینے کے لئے کون سی مقامی پالیسیوں یا اقدامات پر عملدرآمد کی ضرورت ہوگی؟

چین کی تجویز ہے کہ بی آر آئی پر "پانچ رخی لائحہ عمل" کے تحت کام کیا جائے۔ میری رائے میں یہ سوچ علاقائی رابطہ سہولیات کی اصل ضروریات کو پورا کرتی ہے اور اس کا اطلاق ہر جگہ پر ہو سکتا ہے۔

پہلا، پالیسی روابط کو مستحکم بنایا جائے۔ بین المما لک سطح پر پالیسی روابط کو بھرپور طریقے سے مستحکم بنانا اور معاشی ترقی کی حکمت عملیوں اور پالیسیوں کے باہمی تبادلے ضروری ہیں۔ اس میں ایک طرف مشترکہ سوچ کے تحت علاقائی تعاون کو فروغ دینے کے لئے منصوبوں اور اقدامات کی تشکیل شامل ہے تو دوسری جانب اختلافات کو بالائے طاق رکھنا اور علاقائی معاشی انضمام پر پالیسی کو 'گرین سگنل' دینا ہے۔

دوسرا، بنیادی ڈھانچے سے متعلق رابطہ سہولیات کو مستحکم بنایا جائے تاکہ آہستہ آہستہ اعلیٰ سطح کا ایک ٹرانسپورٹ نیٹ ورک تعمیر کیا جا سکے جو علاقائی ممالک میں اقتصادی ترقی اور افرادی قوت کے تبادلوں کی راہ ہموار کرے۔ مثال کے طور پر ہم سرحد پار ٹرانسپورٹ کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے اور ٹرانسپورٹ کے اہم منصوبوں کے تعمیراتی کام کو مستحکم بنانے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

تیسرا، بے روک ٹوک تجارت کو فروغ دیا جائے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تجارت و سرمایہ کاری میں معاونت کے اقدامات کا جائزہ لیا جائے، تجارتی رکاوٹوں کو دور کرنے، تجارت و سرمایہ کاری کی لاگت کو کم کرنے، علاقائی معاشی عمل کی رفتار اور معیار کو بہتر بنانے اور باہمی فائدے اور تعاون پر مبنی سازگار کاروباری ماحول پیدا کرنے کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔

چوتھا، مالیاتی انضمام پیدا کیا جائے۔ سرمایہ کاری اور مالیات کے کھلے نظام کی مشترکہ بنیادوں پر تشکیل کا جائزہ لینا بہت ضروری ہے۔ اس مقصد کے لئے بنیادی ڈھانچے کی رابطہ سہولیات کے لئے مالی معاونت میں اضافہ کیا جا سکتا ہے، تجارت و سرمایہ کاری اور استعداد میں بہتری پر کام کیا جا سکتا ہے، سرحد پار تجارت، سرمایہ کاری اور مالی خدمات میں معاونت کی سطح کو مزید بلند کیا جا سکتا ہے اور مالی وسائل کے بہاؤ میں رہنمائی فراہم کی جا سکتی ہے تاکہ حقیقی معیشت کی افزائش ممکن ہو۔

پانچواں، لوگوں کی سطح پر روابط کو مضبوط بنایا جائے۔ اس مقصد کے لئے بھرپور اور وسیع نوعیت کے ثقافتی تبادلوں اور تعاون پر کام کیا جا سکتا ہے، دوستانہ تبادلوں کو مضبوط بنانے کے لئے باہمی مفاہمت اور روایتی دوستی کو مزید بہتر بنایا جا سکتا ہے، مختلف ممالک میں ثقافتی برداشت اور باہمی احترام کو فروغ دیا جا سکتا ہے جس سے تمام سرگرمیوں کو عوامی حمایت ملے گی اور علاقائی تعاون کے لئے ٹھوس سماجی بنیادیں استوار ہوں گی۔

# ژاؤونگ یانگ

**کنٹری ڈائریکٹر**

**ایشیائی ترقیاتی بینک**

## مکرر ارشاد

"....پائیدار اور پختہ عزم بھی ضروری ہے کیونکہ اقتصادی راہداری کی ترقی میں بالعموم سرکاری اور نجی سرمایہ کاری کی ضرورت ہوگی اور منصوبوں کی تکمیل کے لئے خاطر خواہ وقت اور وسائل درکار ہوں گے۔"

### آپ کی رائے میں علاقائی رابطہ سہولیات اور راہداریوں سے پاکستان کی اقتصادی ترقی اور سماجی وثقافتی انضمام پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟

علاقائی رابطے اور راہداریاں پاکستان کو نئی منڈیوں، اشیائ، توانائی کے ذرائع، خیالات اور لوگوں کے ساتھ جوڑ رہے ہیں اور یوں ملک پر قابل ذکر اثرات مرتب کر رہی ہیں۔ ہمسایہ ملکوں کے ساتھ اور اس سے بھی آگے بہتر علاقائی رابطوں کی بدولت تجارت اور سرمایہ کاری میں اضافہ ہوگا اور سرمایہ کاری آئے گی جس سے روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ اس سے علاقائی انضمام کا عمل آگے بڑھے گا اور پاکستان اپنے جغرافیائی و سٹریٹجک محل وقوع کی بدولت تجارت اور ٹرانزٹ تجارت کا گڑھ بن جائے گا اور پاکستان میں پائیدار اور سب کی شمولیت پر مبنی افزائش کو فروغ ملے گا۔

پاکستان 'وسط ایشیا علاقائی اقتصادی تعاون' (کیریک) پروگرام کا رکن ہے جو گیارہ ممالک اور ترقیاتی پارٹنرز کے اشتراک پر مبنی پروگرام ہے۔ ایشیائی ترقیاتی بینک اس کے سیکرٹیریٹ کا کردار ادا کرتا ہے۔ کیریک علاقائی تعاون و انضمام کے سلسلے میں ٹرانسپورٹ نیٹ ورکس کے قیام، توانائی کی تجارت اور سلامتی میں بہتری، اقتصادی راہداری کی ترقی کے لئے بنیادی سرگرمیوں کی تکمیل، معاشی و مالی استحکام بہتر بنانے کے لئے پالیسی گفتگو کے پلیٹ فارم کی فراہمی، علاقائی سیاحت کے فروغ اور لوگوں کے درمیان باہمی سطح پر اور کاروباری اداروں کے درمیان باہمی سطح پر روابط کے فروغ میں مدد دیتا ہے۔

کیریک کے ذریعے شمال کی جانب ہمسایہ ممالک کے ساتھ مضبوط تعلقات کی بدولت پاکستان توانائی درآمد کر کے اپنے ہاں بجلی کی قلت کو دور کر سکے گا۔ جواب میں پاکستان کیریک میں شامل زمینی رابطوں سے محروم پارٹنر ممالک کو بحیرہ عرب کے گرم پانیوں تک رسائی دے سکتا ہے جس سے مشرق وسطیٰ کے ساتھ تجارت کے روشن امکانات پیدا ہو جائیں گے۔

2019 میں پاکستان سمیت کیریک ممالک نے مل کر ایک نئی ٹرانسپورٹ سٹریٹجی 2030 اور انرجی سٹریٹجی 2030 کا اجراء کیا۔ ٹرانسپورٹ سٹریٹجی کے دو کلیدی مقاصد ہیں، رابطوں کی سہولت اور پائیداری۔ پائیداری کے ایجنڈا پر زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے گی چونکہ ٹرانسپورٹ کے بنیادی ڈھانچے پر ہونے والی سرمایہ کاری کو پائیدار اقتصادی وسماجی ترقی میں تبدیل کرنا وقت کا تقاضا ہے۔ سرحد پار تجارت اور لاجسٹکس میں رکاوٹیں کم کرنے پر بالخصوص توجہ دینا ہوگی تاکہ کیریک ریجن میں آزادانہ تجارت اور اقتصادی ترقی کے افزائش میں مدد دی جا سکے۔ ٹرانسپورٹ کے شعبے میں زیادہ پائیدار سرمایہ کاری کے لئے سڑکوں اور ریلوے کے اثاثوں کی بہتر فنانسنگ اور مینجمنٹ کو کیریک کی علمی مصنوعات اور اداروں کی استعداد میں بہتری کی سرگرمیوں میں کلیدی حیثیت حاصل ہو گی۔ روڈ سیفٹی کے عصری اصولوں اور مروجہ طریقوں کو ٹرانسپورٹ کے بنیادی ڈھانچے اور سرگرمیوں میں مزید ضم کیا جائے گا۔ یہ کام 'کیریک روڈ سیفٹی سٹریٹجی 2030' کے تحت ترجیحی اقدامات پر موافق عملدرآمد کی صورت میں کیا جائے گا۔

کیریک انرجی سٹریٹجی 2030 میں وہ اقدامات اور پالیسی سفارشات بیان کر دی گئی ہیں جن پر علاقائی تعاون، انرجی مارکیٹ کی اصلاحات اور گرین ٹیکنالوجی کی بنیاد پر آئندہ دہائی کے دوران عملدرآمد کیا جائے گا۔ رکن حکومتیں اور کثیر فریقی ترقیاتی بینک مل کر کام کرتے ہوئے ترسیل کے نظام کو مرکزی سطح پر چلانے کے لئے علاقائی طرز حکمرانی کا ایک نیا نظام وضع کریں گے۔ گرڈ اور پائپ لائن کی منصوبہ بندی کو قومی سطح سے علاقائی سطح پر لانے سے توانائی کی زیادہ مربوط اور وسیع منڈی کی راہ ہموار ہوگی جو خطے کے موسمیاتی تغیرات اور توانائی کی ناہموار تقسیم سے نمٹنے کی صلاحیت سے لیس ہوگی۔

پاکستان کے لئے ایشیائی ترقیاتی بینک کی نئی کنٹری پارٹنرشپ سٹریٹجی 2024-2020 کی تیاری کا کام اس وقت جاری ہے۔ اس کا مقصد علاقائی تعاون اور انضمام کو مختلف شعبوں کا احاطہ کرنے والے مرکزی موضوع کے طور پر بھرپور اہمیت دینا ہے۔

### قومی سطح پر پائیدار ترقی کے عالمی مقاصد کے حصول کے لئے مختلف راہداریوں کو کس طرح بھرپور انداز میں بروئے کار لایا جا سکتا ہے؟ موزوں اقدامات کی نشاندہی کس طرح کی جا سکتی ہے؟ عالمی مثالوں کے ساتھ بیان کریں۔

اقتصادی راہداریاں معاشی افزائش کے لئے مہمیز کا کام دیتی ہیں جس سے پائیدار ترقی کے عالمی مقاصد پر کام آگے بڑھانے کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ ان مقاصد میں باکفایت اور صاف توانائی (7)، پائیدار شہر اور کمیونٹیز (11)، کوئی غربت نہیں (1) اور صفر غربت (2) شامل ہیں۔

مثال کے طور پر ایشیائی ترقیاتی بینک نے ڈپارٹمنٹ فار انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ (ڈی ایف آئی ڈی) اور ایشین انفراسٹرکچر انوسٹمنٹ بینک (اے آئی آئی بی) کے ساتھ مل کر ایم فور پر سرمایہ لگایا جو ایک گرین فیلڈ موٹروے ہے اور کیریک کی راہداری نمبر 5 اور 6 کا لازمی جزو ہے۔ اس موٹروے کے بعض حصے گزشتہ سال عوام کے لئے کھول دیئے گئے تھے۔ مکمل ہونے پر یہ چار رویہ، ایکسیس کنٹرولڈ موٹروے موجودہ تنگ اور رش والی قومی شاہراہوں کے مقابلے میں تیز، محفوظ اور باکفایت متبادل فراہم کرتی ہے، اور شمال سے جنوب کی طرف رابطوں کی سہولیات اور ٹرانسپورٹ خدمات کے معیار اور کارکردگی کو بہتر بناتی ہے۔

ایم فور شمال سے جنوب کی جانب 1,800 کلو میٹر طویل راہداری کا حصہ ہے جو جنوب میں کراچی کی بندرگاہ سے شمالی سرحد پر طورخم میں افغانستان تک جاتی ہے۔ یہ راہداری ملک میں معاشی سرگرمی کے اہم مراکز کو آپس میں جوڑتی ہے اور ایک ایسے علاقے میں معیشت کے لئے براہ راست خدمات انجام دیتی ہے جہاں سے پاکستان کی خام قومی پیداوار (جی ڈی پی) کا 80 سے 85 فیصد حاصل ہوتا ہے۔

مزید برآں، گوادر اور کراچی کی بندرگاہیں وسطی ایشیائی ممالک کے قریب ترین بندرگاہوں میں شمار ہوتی ہیں اور یہ

ممالک اس قربت کا فائدہ اٹھانے میں بھرپور دلچسپی رکھتے ہیں تاکہ اپنی اشیاء کو پاکستان تک اور اس کے راستے دنیا کے دیگر ممالک تک پہنچا سکیں۔

ایک اور مثال ترکمانستان، افغانستان، پاکستان، بھارت (تاپی) پائپ لائن ہے۔ یہ پائپ لائن جب پوری طرح کام کرنے لگے گی تو کمرشل آپریشن کے تیس سالہ عرصے میں اس کے ذریعے 33 ارب مکعب میٹر قدرتی گیس سالانہ ترکمانستان سے افغانستان، پاکستان اور بھارت تک پہنچے گی۔

تاپی کی بدولت پاکستان، بھارت اور افغانستان کو توانائی کے شعبے میں بہتر اور طویل مدتی سلامتی میسر ہوگی جبکہ ترکمانستان اس کی بدولت اپنی گیس کی منڈیوں کو وسعت دے سکتا ہے۔ تاپی پائپ لائن علاقائی تعاون پر انقلابی اثرات مرتب کرے گی اور اس سے دیگر اقدامات کو بھی تقویت ملے گی جن کا مقصد خطے میں امن اور معاشی استحکام لانا ہے۔

## آپ کی رائے میں پاکستان میں علاقائی راہداریاں بنانے اور انہیں چلانے میں بالخصوص سی پیک کے حوالے سے کون کون سی مشکلات درپیش ہیں؟

پاکستان کو میکرو اکنامک مشکلات کا سامنا ہے جنہیں میکرو اکنامک اور ڈھانچہ جاتی اصلاحات کے ذریعے دور کرنے کی ضرورت ہے۔ ان میں ریونیو وصولی میں بہتری، توانائی اور پانی کے شعبے کے نظم و نسق میں بہتری، سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کو نئی قوت دینا، کاروباری ماحول اور نجی شعبے کی سرمایہ کاری میں بہتری، اداروں، سماجی شعبے اور انسانی سرمایہ کی بہتری، اور سلامتی کی صورتحال میں بہتری کو علاقائی تجارت اور تعاون کے لئے بروئے کار لانا شامل ہیں۔

سی پیک توانائی، ٹرانسپورٹ اور بندرگاہوں کی ترقی سمیت مختلف شعبوں میں کل تقریباً 62 ارب ڈالر (مالی سال 2018 کے جی ڈی پی کا 22 فیصد) کی سرمایہ کاری پر مشتمل ہے۔ سی پیک سے پاکستان کو اسی صورت میں فائدہ پہنچے گا کہ وہ اپنی محض سڑکوں کی راہداریوں کو صحیح معنوں میں اقتصادی راہداریوں میں تبدیل کرے تاکہ پاکستانی معیشت عالمی پیداواری نیٹ ورکس اور ویلیو چین کا حصہ بن سکے۔

ایشیائی ترقیاتی بینک کیریک کے فریم ورک اور اپنی کنٹری پارٹنر شپ سٹریٹجی کے تحت اقتصادی راہداریوں کی ترقی کے ساتھ ساتھ سی پیک کے تحت آنے والے منصوبوں کے ثمرات کو حتی الوسع حد تک بڑھانے میں مدد دینے کو تیار ہے۔

پاکستان کو وسطی ایشیائی ممالک کے ساتھ تجارت میں بہتری سے فائدہ پہنچے گا کیونکہ رابطوں کی کمزور سہولیات، تجارت سے متعلق رکاوٹیں اور جغرافیائی و سٹریٹیجک پہلو اس کی راہ میں حائل ہیں۔ لیکن جیسے جیسے یہ رکاوٹیں دور ہو رہی ہیں اور رابطے کی سہولیات میں بہتری آ رہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ سلامتی کی صورتحال بہتر ہو رہی ہے تو پاکستان کو منڈی کی مثبت نقل و حرکت سے فائدہ اٹھانے کے لئے تیار ہونا چاہئے۔

## مختلف متعلقہ فریقین مثلاً حکومت، سول سوسائٹی اور ترقیاتی پارٹنرز ان علاقائی راہداریوں کی افادیت بڑھانے اور ان سے حتی الوسع ثمرات حاصل کرنے میں کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

پاکستان میں ستمبر 2019 تک کیریک کے تحت آٹھ منصوبوں پر 1.5 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری ہو چکی تھی۔ پاکستان کا سڑکوں کا نیٹ ورک کیریک کی راہداری نمبر 5 سے جڑا ہوا ہے جس کی بدولت زمینی رابطوں کی سہولت سے محروم وسط ایشیائی ممالک اور بحیرہ عرب پر پاکستان کی گرم پانی کی بندرگاہوں یعنی کراچی اور گوادر کے درمیان ایک اہم تجارتی رابطہ کھل جاتا ہے۔

اب یہ بات اہم ہے کہ حکومت، سول سوسائٹی اور ترقیاتی پارٹنرز مل کر کام کرتے ہوئے اس امر کو یقینی بنائیں کہ علاقائی راہداریاں موثر ہوں۔ حکومتوں کو ضروری پالیسی اور ادارہ جاتی اصلاحات کے نفاذ کے لئے تیار رہنا ہوگا۔ ترقیاتی پارٹنرز کی جانب سے فنڈز اور مہارتوں کی فراہمی اس بات کو یقینی بنانے کے لئے ناگزیر ہیں کہ اقتصادی راہداریوں کی ترقی اعلیٰ ترین بین الاقوامی معیارات کے عین مطابق ہو۔ شہری مراکز، تجارت اور توانائی کی افزائش اور منڈیوں کے انضمام کے علاوہ ترقی کے عمل کو سب کی شمولیت پر مبنی بنانے کے لئے دیہی علاقوں کو ان کے ساتھ جوڑنے میں مدد دینے کے لئے سول سوسائٹی کی آراء اور نجی شعبے کی سرمایہ کاری بھی ضروری ہیں۔

پائیدار اور پختہ عزم بھی ضروری ہے کیونکہ اقتصادی راہداری کی ترقی میں بالعموم سرکاری اور نجی سرمایہ کاری کی ضرورت ہوگی اور منصوبوں کی تکمیل کے لئے خاطر خواہ وقت اور وسائل درکار ہوں گے۔

## مستقبل کی جانب بڑھتے ہوئے بہتر علاقائی رابطوں کے تحت سماجی و اقتصادی ترقی میں مدد دینے کے لئے کون سی مقامی پالیسیوں یا اقدامات پر عملدرآمد کی ضرورت ہوگی؟

علاقائی تعاون اور انضمام ایشیائی ترقیاتی بینک کی 2030 کی حکمت عملی کی سات آپریشنل ترجیحات میں سے ایک ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے، یہ پاکستان کے لئے بینک کی کنٹری پارٹنر شپ سٹریٹجی 2020-2024 (جس کی تیاری پر کام جاری ہے) کے اہم مرکزی موضوعات میں بھی شامل ہے، جس کی بنیاد معاشی مسابقت کا فروغ ہے۔

مستقبل کی جانب بڑھیں تو پہلے پاکستان کو تمام متعلقہ فریقوں کے ساتھ مل کر ان امور پر داخلی اور خارجی اتفاق رائے پیدا کرنا ہوگا: (i) معاشی مسابقت اور افزائش میں مدد دینے کے لئے تعمیری علاقائی تعلقات کو آگے بڑھایا جائے، (ii) تجارت کی لبرلائزیشن کی جائے، ٹرانسپورٹ، لاجسٹکس اور سرحد پار مینجمنٹ کو بہتر بنایا جائے، (iii) مضبوط اداروں کی تعمیر کی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ منفی اثرات سے بچاؤ کے لئے تدارک کے اقدامات بھی کرنا ہوں گے۔

حکومت پاکستان علاقائی سطح پر سرحدی خدمات کی بہتری کے لئے ایشیائی ترقیاتی بینک کے منصوبے (کیریک ریز) کے تحت "انٹیگریٹڈ ٹرانزٹ اینڈ ٹریڈ مینجمنٹ سسٹم" (آئی ٹی ٹی ایم ایس) کے منصوبے پر بھی کام کر رہی ہے جس کے ذریعے جدید سپلائی چین کو مدد دینے کے لئے تجارت کی کیریک راہداریوں کے سیاق و سباق میں تین اہم سرحدی مقامات پر بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالا جائے گا۔ اس منصوبے میں انفارمیشن کمیونیکیشن ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) پر مبنی نظاموں اور طریقہ ہائے کار کی تشکیل بھی شامل ہے۔ آئی ٹی ٹی ایم ایس اس منصوبے پر عملدرآمد کو آگے بڑھانے کے لئے پاکستان کی تمام متعلقہ وزارتوں اور اداروں کے درمیان اتفاق رائے پیدا کرنے کا ایک عمدہ نظام ہے۔

مثال کے طور پر بین الاقوامی روٹس پر چلنے والے ٹرکوں کی وجہ سے سڑکوں کی اضافی شکست و ریخت پر اوور لوڈنگ کے خلاف سخت، منصفانہ اور قابل نفاذ پالیسیوں کے ذریعے قابو پایا جا سکتا ہے۔ بعض ممالک بھاری اشیاء والی گاڑیوں پر ان کے وزن کے مطابق اضافی واجبات بھی لاگو کرتے ہیں۔ ان واجبات سے ہونے والی آمدنی کو سڑکوں کی دیکھ بھال کے لئے استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔

یہ امر امید افزاء ہے کہ حکومت علاقائی تعاون اور انضمام کے فروغ میں پختہ عزم کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ مثال کے طور پر حال ہی میں اس نے دو طرفہ تجارتی مذاکرات کا آغاز کرتے ہوئے ای ویزا کی سفری سہولیات کو وسعت دی ہے۔ پاکستان نے کیریک کے رکن ممالک کے لئے ایک بار کا سیاحتی ویزا متعارف کرانے کی تجویز بھی پیش کی ہے۔ اس طرح کے اقدامات ایک ایسے خطے کے قیام میں اعتماد سازی میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں جس میں خطے کے ممالک کا آپس میں اور باقی دنیا کے ساتھ میل جول ہو۔

ایشیائی ترقیاتی بینک نے پاکستان کے سکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن (ایس ای سی پی) اور دیگر مقامی پارٹنرز کے ساتھ مل کر پہلی بار کیریک ممالک کی سرمائے کی منڈیوں کے ریگولیٹرز کو 28 سے 30 اگست 2019 کو اسلام آباد میں یکجا کیا۔ پہلا کیپیٹل مارکیٹ ریگولیٹر فورم سرمائے کی منڈی کے روابط کو بہتر بنانے اور سرمائے تک رسائی بڑھانے کی جانب اپنی نوعیت کا پہلا اہم ترین اقدام ہے جس سے نجی شعبے کی ترقی اور علاقائی اقتصادی انضمام کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

ایشیائی ترقیاتی بینک، برطانیہ کے ڈپارٹمنٹ فار انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ کے ساتھ مل کر حکومت کو اقتصادی راہداری کی ترقی کے کام میں مدد دے رہا ہے۔ بینک مختلف ممالک کے درمیان علوم کے تبادلے کے لئے ایک علمی مرکز کی ترویج میں مدد دے گا جس کی بدولت پاکستان کی ترقیاتی پالیسی کی ترجیحات کے تعین کے لئے بہتر معلومات میسر ہوں گی۔ ملکی اور عالمی تھنک ٹینکوں پر مشتمل یہ علمی مرکز علاقائی اقتصادی رابطہ سہولیات اور انضمام سے متعلق موضوعات مثلاً سپیشل اکنامک زونز پر تحقیق و تجزیہ اور علوم کے تبادلہ کو فروغ دے گا۔

# عارف احمد خان

## چیف ایگزیکٹو، ٹی ڈی اے پی

### آپ کی رائے میں علاقائی رابطہ سہولیات اور راہداریوں سے پاکستان کی اقتصادی ترقی اور سماجی وثقافتی انضمام پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟

تاریخ بتاتی ہے کہ دنیا کے مختلف خطوں کے درمیان رابطوں کی آسانی نے ہمیشہ دنیا کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں سب سے اہم کردار ادا کیا ہے۔

ٹرانسپورٹ، توانائی اور ٹیلی مواصلات نیٹ ورکس کی ترقی کا عمل پوری دنیا میں تیز رفتاری کے ساتھ جاری ہے جو ملکی اور بین الاقوامی دونوں سطحوں پر علاقائی رابطوں کے لئے بنیادی ڈھانچے کو مستحکم بنانے میں بھی اپنا حصہ ملا رہے ہیں۔ پاکستان کے نقطہ نظر سے دیکھیں تو اقتصادی اور سماجی شعبے میں میل جول کے لئے بہتر رابطہ سہولیات سے نہ صرف ملک میں معاشی ترقی کو فروغ ملے گا بلکہ یہ مختلف صوبوں، شہروں، اضلاع اور بستیوں میں رہنے والے لوگوں کو سماجی اور ثقافتی لحاظ سے ضم کرنے میں بھی اپنا بھرپور کردار ادا کریں گی۔ انہیں ایک دوسرے کے قریب لانے کے لئے ضروری ہوگا کہ ذرائع مواصلات کو بہتر بنایا جائے اور انہیں سہولیات اور مواقع تک رسائی دی جائے۔

اقتصادی راہداریوں سے جڑے مختلف منصوبوں میں کی جانے والی سرمایہ کاری ٹرانسپورٹ، توانائی، ٹیلی مواصلات اور صنعتی بنیادی ڈھانچے کو اپ گریڈ کرنے میں بھی اپنا کردار ادا کرے گی۔ اس کے نتیجے میں تعلیم اور مہارتوں کی ترویج کے بہتر مواقع پیدا ہوں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک طرف روزگار کو فروغ ملے گا تو دوسری جانب باہمی میل جول، پیداواری صلاحیت اور مقابلے میں اضافہ ہوگا اور راہداریوں کی بدولت آپس میں جڑے مراکز کے درمیان پیداوار، ٹرانسپورٹ اور لاجسٹک اخراجات میں کمی سے منڈی میں مواقع پیدا ہوں گے۔ سی پیک کے تحت بجلی کی پیداوار اور ترسیل کے منصوبوں کی تکمیل اور سپیشل اکنامک زونز کے قیام سے بالخصوص توقع ہے کہ پیداوار اور پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہوگا اور ٹیکنالوجی کی تیز رفتار منتقلی، مہارتوں کی ترویج اور پیداواری صلاحیت میں بہتری کو فروغ ملے گا جو پاکستان سے برآمدات کے فروغ کی شکل میں ملکی معیشت پر نمایاں اثرات مرتب کر سکتی ہے۔

### قومی سطح پر پائیدار ترقی کے عالمی مقاصد کے حصول کے لئے مختلف راہداریوں کو کس طرح بھرپور انداز میں بروئے کار لایا جا سکتا ہے؟ موزوں اقدامات کی نشاندہی کس طرح کی جا سکتی ہے؟ عالمی مثالوں کے ساتھ بیان کریں۔

بین الاقوامی نقطہ نظر سے چین کے ''بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹیو'' (بی آر آئی) کے تحت بنائی جانے والی چھ زمینی راہداریاں ساٹھ سے زائد ممالک کو آپس میں جوڑ سکتی ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق اقتصادی راہداریوں میں شریک ممالک اور ان کے اقتصادی مراکز کو کس قدر فوائد پہنچتے ہیں یا ان پر کس حد تک اثرات مرتب ہوتے ہیں، اس کا انحصار بڑی حد تک اس بات پر ہوگا کہ راہداریوں کے ساتھ ان کے رابطوں کی وسعت کیا ہے۔ اور اس وسعت کا انحصار راہداریوں کے حوالے سے ان کے جغرافیائی محل وقوع اور ان ملکوں کی اپنی کوششوں پر ہوگا کہ وہ اپنے خصوصی اقدامات، پالیسی کاوشوں اور اقدامات کے ذریعے راہداریوں میں اپنے کردار کا کس حد تک فائدہ اٹھاتے ہیں۔

راہداریوں کو بھرپور طریقے سے بروئے کار لانے، ان کے ساتھ الحاق کے ثمرات کو حتی الوسع حد تک بڑھانے اور پائیدار ترقی کے عالمی مقاصد کے حصول کے لئے اس ملک کو ایسے اقدامات کرنا ہوں گے جو اسے ان خطوں کی اندرونی اور باہمی رابطہ سہولیات میں اضافہ کے ذریعے اپنی پوزیشن کا فائدہ اٹھانے میں مدد دیں۔ اسی بناء پر ایک طرف انہیں اپنی سرمایہ کاری پر لاگت کے مطابق فوائد کو بھرپور بنانا ہوگا تو دوسری جانب اقدامات کے سلسلے میں ترجیحات کے تعین میں اس بات کا خیال سب سے پہلے رکھنا ہوگا کہ یہ مختلف خطوں کی اندرونی اور باہمی رابطہ سہولیات کے تناظر میں بنیادی ڈھانچے کے نیٹ ورکس میں پائی جانے والی کمی اور ان کے کمزور پہلوؤں کا ازالہ کریں۔ یہ اس لئے ضروری ہوگا کہ اقتصادی راہداری کے اثرات کا انحصار انجام کار اس بات پر ہوگا کہ اس سے جڑے خطے اور مقامات آپس میں کس حد تک ضم ہیں۔ یوں بنیادی ڈھانچے کے نیٹ ورکس میں جو پہلو سب سے کمزور ہوں، ان کے استحکام کو اولین ترجیح دینا ہوگی۔

مثال کے طور پر عالمی منظر نامے پر نظر دوڑائیں تو چین، آسیان ریجن اور یورپی یونین کے خطوں میں اعلیٰ درجے کی رابطہ سہولیات پہلے سے موجود ہیں۔ اس بناء پر انہیں مختلف خطوں کے درمیان رابطہ سہولیات بڑھانے کے اقدامات پر توجہ مرکوز کرنا ہوگی۔ دوسری جانب پاکستان جیسے ترقی پذیر ممالک کو ایسے اقدامات پر کام کرنا ہوگا جن سے بنیادی نیٹ ورکس کو مضبوط بناتے ہوئے خطوں کے اندر رابطہ سہولیات میں بہتری آئے۔ جب یہ بنیادی نیٹ ورکس بن جائیں تو نجی شعبہ بھی اس میں قدم رکھ سکتا ہے اور منڈی کے تقاضوں اور اپنے کمرشل محرکین کے مطابق طلب پر مبنی ضروریات کی فراہمی میں اپنا کردار ادا کر سکتا ہے۔

### آپ کی رائے میں پاکستان میں علاقائی راہداریاں بنانے اور انہیں چلانے میں بالخصوص سی پیک کے حوالے سے کون کون سی مشکلات درپیش ہیں؟

بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کی مختص شدہ بجٹ کے اندر رہتے ہوئے تیز رفتار تکمیل اور انہیں آپریشنل بنانا، اور انہیں طے شدہ مقاصد کے حصول کے لئے طویل مدتی اور پائیدار بنیاد پر چلانے کے لئے متعلقہ پالیسیوں، ادارہ جاتی فریم ورکس اور معاون نظاموں کی تشکیل اولین مشکلات ہیں۔

سی پیک کا پہلا مرحلہ تکمیل کے قریب ہے اور اس وقت اصل چیلنج دوسرے مرحلے کے منصوبوں کی تشکیل اور ان پر عملدرآمد ہے۔ دوسرا مرحلہ صنعتی و زرعی ترقی، پیداوار اور پیداواری صلاحیت میں اضافے، منڈی تک بہتر رسائی اور مصنوعات اور منڈیوں کو وسیع بناتے ہوئے اشیاء و خدمات کی تجارت کے فروغ اور براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری

## مکرر ارشاد

”.... علاقائی راہداریوں کے حتمی الوسع ثمرات حاصل کرنے کے لئے لازم ہے کہ حکومت، سول سوسائٹی اور ترقیاتی پارٹنرز سمیت ہر متعلقہ فریق اپنا اپنا موزوں کردار ادا کرے۔ “

کو اس طرف مائل کرنے پر زور دیتا ہے۔

سی پیک کے دوسرے مرحلے کے حوالے سے اضافی مشکلات کہیں زیادہ پیچیدہ نوعیت کی ہیں کیونکہ وہ سپیشلائزڈ نوعیت کی ہیں، ان کا دائرہ کار وسیع ہے اور مختلف خطوں کے اندرونی اور باہمی انضمام کے لئے ضروری ہیں۔ کاروبار کرنے کی آسانی میں بہتری لانا اور کاروبار کرنے کی لاگت میں کمی لانا اولین مشکلات میں سے ہیں۔ طے شدہ ویلیو چین کی تشکیل، سرمایہ کاری، عمدہ کارکردگی، پیداواری صلاحیت اور استعداد کے حصول کے لئے ان کا ازالہ ضروری ہوگا۔ بنیادی ڈھانچے کی مطلوبہ سہولیات کے ساتھ ساتھ اس مرحلے کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے ضروری ہوگا کہ پائیدار آپریشن کے لئے موزوں پالیسیاں، قواعد وضوابط، نظام، طریقہ ہائے کار اور فریم ورکس وضع کئے جائیں۔ لہٰذا، قومی اور بین الاقوامی سطح کی سہولیات جن سے فراہمی خدمات کے لئے نجی شعبے کو شمولیت کا موقع ملے، کے ساتھ ساتھ خدمات فراہم کرنے والوں کے درمیان مقابلے کی ریگولیشن کے لئے موثر فریم ورک کی ضرورت ہوگی۔ مزید برآں، بین الاقوامی راہداریوں کے سیاق وسباق میں سرحد پار خدمات کی فراہمی سرحدوں کے آر پار ہم آہنگی پر مبنی نظاموں کا تقاضا کرتی ہے۔ اس میں سرحدوں پر کنٹرول کے موثر اور فعال نظام، بنیادی ڈھانچے کی سہولیات تک کھلی رسائی، بے روک خدمات یقینی بنانے کے اقدامات مثلاً روڈ ٹرانسپورٹ میں گاڑیوں کے وزن کی حدود کو ہم آہنگ بنانا، ریلوے گیج کے فرق کو دور کرنا، سرحد پار ادائیگی کے نظاموں کی تشکیل وغیرہ کو بھی شامل کرنا ہوگا۔

## مختلف متعلقہ فریقین مثلاً حکومت، سول سوسائٹی اور ترقیاتی پارٹنرز ان علاقائی راہداریوں کی افادیت بڑھانے اور ان سے حتی الوسع ثمرات حاصل کرنے میں کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

علاقائی راہداریوں کے حتی الوسع ثمرات حاصل کرنے کے لئے لازم ہے کہ حکومت، سول سوسائٹی اور ترقیاتی پارٹنرز سمیت ہر متعلقہ فریق اپنا اپنا موزوں کردار ادا کرے۔ سب سے پہلے حکومت کو اپنا اولین کردار ادا کرنا ہوگا کہ وہ طویل اور قلیل مدتی منصوبے، پالیسیاں اور بحیثیت مجموعی تمام اقدامات کی تشکیل کرے۔ اس میں قومی و بین الاقوامی محرکین، ملکی ترقی کے رجحانات اور بین الاقوامی تجارت اور عالمی معیشتوں کے ابھرتے ہوئے رجحانات کو پیش نظر رکھتے ہوئے علاقائی راہداریوں کے قیام پر سرمایہ لگانے کے منصوبے بھی شامل ہونے چاہئیں۔

حکومتیں اپنے ریگولیٹری اور معاون کردار کے ساتھ ساتھ اپنی آپریشنل اور بجٹ رکاوٹوں کی بناء پر ایسے بڑے پروگراموں کی تشکیل کر سکتی ہیں اور ان پر عملدرآمد کر سکتی ہیں جس میں سول سوسائٹی اور ترقیاتی پارٹنرز بھرپور طریقے سے شامل ہوں اور مدد دیں۔ حکومت اپنے طور پر یا نجی شعبے اور ترقیاتی پارٹنرز کے ساتھ مل کر بنیادی ڈھانچے کی سہولیات فراہم کر دے تو پھر سرمایہ کار اور کمرشل حالات کی بنیاد پر شہریوں کے لئے خدمات کے فراہم کنندہ کے طور پر نجی شعبے کو اپنا کردار ادا کرنے کے لئے آگے آنا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں، حکومت کے ساتھ ساتھ سول سوسائٹی کو بھی نجی شعبے کی جانب سے فراہمی خدمات کی ریگولیشن اور نگرانی کے حوالے سے اپنا اپنا موزوں کردار ادا کرنا ہوتا ہے تاکہ مقابلے پر مبنی ماحول پیدا کیا جاسکے، معیار اور عمدہ کارکردگی کو یقینی بنایا جاسکے اور منڈی کے نظام کو فروغ دیا جا سکے۔

ترقیاتی پارٹنرز یا بین الاقوامی مالیاتی اور ترقیاتی ادارے ان اقدامات میں انتہائی اہم کردار ادا کرتے ہیں جو تکنیکی معاونت اور مشاورتی خدمات فراہم کرتے ہیں، بین الاقوامی تجربات اور بہترین مروجہ طریقوں کا تبادلہ کرتے ہیں، علاقائی اور عالمی اقدامات کو ہم آہنگ بناتے ہوئے سرحد پار انضمام کو فروغ دیتے ہیں اور مشابہ یا ضمنی منصوبوں کی توانائیاں یکجا کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ترقیاتی پارٹنرز بین الاقوامی اداروں کے اشتراک سے اقتصادی راہداریوں کے تحت زیر تکمیل اور مکمل شدہ اقدامات کی بین الاقوامی نگرانی اور جانچ پرکھ کا کردار بھی ادا کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ سول سوسائٹی کے اشتراک سے بین الاقوامی کنونشنز، پروٹوکولز، معیارات، تقاضوں کی پاسداری اور اقدار کی آزادانہ نگرانی کے لئے بین الاقوامی فریم ورکس کی فراہمی کے ذریعے بھی اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

## مستقبل کی جانب بڑھتے ہوئے بہتر علاقائی رابطوں کے تحت سماجی و اقتصادی ترقی میں مدد دینے کے لئے کون سی مقامی پالیسیوں یا اقدامات پر عملدرآمد کی ضرورت ہوگی؟

بہتر علاقائی انضمام کے ذریعے علاقائی رابطہ سہولیات کا ایک اہم مقصد تجارت کا فروغ اور پاکستان سے برآمدات میں اضافہ ہے۔ تجارتی ترقی چونکہ ٹی ڈی اے پی کی کلیدی ذمہ داری ہے اس لئے میں اس سلسلے میں وضع کئے گئے کثیر رخی اقدامات پر کچھ روشنی ڈالنا چاہوں گا۔

علاقائی رابطہ سہولیات کے نتیجے میں موجودہ پیداوار اور پیداواری صلاحیت میں بہتری، منڈی کے مواقع میں اضافہ، بہتر ذرائع مواصلات اور ٹرانسپورٹ اور لاجسٹکس کے اخراجات میں بچت سے پاکستانی برآمدات کی ترویج پر نمایاں مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ تاہم اضافی اقدامات سے سماجی و اقتصادی ترقی کے مقاصد تیزی سے حاصل کرنے کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔ اس ضمن میں ایک اہم شعبہ اپنی برآمدات کے لئے منڈی تک رسائی کو بہتر بنانا ہے۔ اس سلسلے میں ایک بڑا اقدام حال ہی میں چین پاکستان آزادانہ تجارت کے سمجھوتے کے دوسرے مرحلے پر عملدرآمد کی شکل میں مکمل کر لیا گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں پاکستانی برآمدات کو ایسی 313 ٹیرف لائنوں پر چین تک فوری ڈیوٹی فری رسائی مل گئی ہے جن میں پاکستانی مصنوعات کے لئے چینی منڈی میں عمدہ مواقع موجود ہیں۔ دیگر ممالک کے ساتھ اسی طرح کے سمجھوتوں سے پاکستانی برآمدات کو مزید فروغ مل سکتا ہے۔ اس سیاق وسباق میں مختلف مواقع کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

سی پیک کے تحت سپیشل اکنامک زونز کا قیام عملدرآمد کے آخری مراحل میں ہے۔ فیصل آباد میں قائم کئے گئے پہلے زون کا افتتاح پچھلے دنوں وزیر اعظم نے کر دیا ہے۔ سندھ اور خیبر پختونخواہ میں بنائے جانے والے دو زونز کا افتتاح رواں مالی سال میں ہی متوقع ہے۔ باقاعدہ منصوبہ بندی اور سہولیات کے ساتھ بنائے جانے والے سپیشل اکنامک زونز کے قیام کے ساتھ ساتھ موزوں مراعات اور پالیسیوں کو اپنانے اور آگے بڑھانے کا کام تیزی سے کرنا ہوگا۔ اس طرح یہ صنعتی عمل کے فروغ، ملک میں غیر ملکی سرمایہ کاری لانے اور برآمدات بڑھانے میں نمایاں کردار ادا کر سکتے ہیں۔

پاکستانی برآمدات کی منڈیوں اور مصنوعات میں وسعت پیدا کرنے کے اقدامات بھی ضروری ہیں۔ اس سیاق وسباق میں ٹی ڈی اے پی وزارت کامرس کے اشتراک سے نئی منڈیوں کا جائزہ لے رہا ہے۔ پاکستانی برآمدات کی اہم ممکنہ منڈیوں کے طور پر افریقہ اور جنوبی امریکہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اسی بناء پر حال ہی میں تجارت کی ترویج کے ایک بڑے اقدام کے طور پر کینیا کے شہر نیروبی میں 30 سے 31 جنوری 2020 کو پاکستان کی جانب سے ”پاکستان افریقہ ٹریڈ ڈویلپمنٹ کانفرنس“ کا اہتمام کیا گیا۔ ویلیو چین کو بہتر بنانے میں مدد دینے کے لئے برآمدی خام مال اور اشیاء پر ڈیوٹیاں کم کرنے کے لئے ٹیرف کو معقول بنانے پر بھی کام کیا جا رہا ہے جبکہ کاروبار کرنے کے اخراجات میں کمی اور کاروبار کرنے میں مزید آسانی کے لئے سازگار پالیسیوں کی تشکیل پر بھی کام جاری ہے۔

# شیر علی ارباب

رکن قومی اسمبلی، پاکستان

چیئرمین، سی پیک پارلیمانی کمیٹی



مکرر ارشاد

".... ہمیں فوری ضرورت کے احساس کے تحت تمام متعلقہ فریقوں بالخصوص کاروباری برادری اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لئے سپیشل اکنامک زونز سے متعلق مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینا ہوگا، ان میں سرمایہ کاری کرنا ہوگی اور سازگار ماحول پیدا کرنا ہوگا۔"


**آپ کی رائے میں علاقائی رابطہ سہولیات اور راہداریوں سے پاکستان میں اقتصادی ترقی اور سماجی وثقافتی انضمام پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟**

آج کی دنیا میں کئی ممالک پاکستان یا یوں کہیں کہ دوسرے ملکوں کے ساتھ اشتراک عمل میں دلچسپی ظاہر کر رہے ہیں تو اس کا بنیادی سبب ہے معاشی فعالی، سرمایہ کاری کے دستیاب مواقع اور اس ملک کی بدولت عالمی تجارت کی افادیت میں پیدا ہونے والا اضافہ ۔لہٰذا، علاقائی رابطہ سہولیات اور راہداریاں معاشی ترقی میں مرکزی حیثیت رکھتی ہیں ۔اس کے علاوہ علاقائی رابطہ سہولیات کے ساتھ مناسب پالیسی اقدامات بھی کر دیئے جائیں تو یہ سماجی وثقافتی انضمام میں بھی استحکام لا سکتی ہیں ۔

**قومی سطح پر پائیدار ترقی کے عالمی مقاصد کے حصول کے لئے مختلف راہداریوں کو کس طرح بھرپور انداز میں بروئے کار لایا جاسکتا ہے؟ موزوں اقدامات کی نشاندہی کس طرح کی جا سکتی ہے؟ عالمی مثالوں کے ساتھ بیان کریں۔**

علاقائی راہداریوں کے ذریعے معاشی ترقی کے فروغ سے ممالک کو پائیدار ترقی کے عالمی مقاصد کے حصول میں مدد مل سکتی ہے ۔ پاکستان اس سلسلے میں ہمسایہ ممالک مثلاً افغانستان، ایران اور چین، حتیٰ کہ وسطی ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے ساتھ بھی تجارت اور تجارتی سرگرمیوں کو فروغ دے سکتا ہے ۔اس طرح پاکستان کی مقامی معاشی ترقی کو فروغ ملے گا جس سے یقیناً پائیدار ترقی کے مقاصد کے حصول میں مدد ملے گی ۔دیگر ترقی پذیر ممالک اور خطوں مثلاً چین اور یورپ میں بھی یہی دیکھنے کو ملتا ہے کہ برآمدات پر مبنی افزائش سے مقامی معیشت کی ترقی اور پائیدار ترقی کے عالمی مقاصد کے حصول کی راہ ہموار ہوئی ۔

**آپ کی رائے میں پاکستان میں علاقائی راہداریاں بنانے اور انہیں چلانے میں بالخصوص سی پیک کے حوالے سے کون کون سی مشکلات درپیش ہیں؟**

پاکستان کو اپنے جغرافیائی وسیاسی محل وقوع کے باعث علاقائی راہداریوں کے قیام اور ان کی دیکھ بھال میں داخلی اور خارجی دونوں مشکلات کا سامنا ہے ۔

داخلی طور پر پاکستان میں کاروباری سرگرمیوں کے لئے معاون ماحول پیدا کرنے اور تجارت کے لئے پھلنے پھولنے کی راہ ہموار کرنے میں پہل کرنے والی سوچ کا فقدان ہے ۔نتیجہ یہ ہے کہ یہ موازنے کے اعتبار سے ہمسایہ ممالک کے ساتھ تجارت میں اپنی برتری کھو بیٹھتا ہے ۔ پاکستان اگر ترقی کے لئے برآمدات پر مبنی افزائش کا ماڈل استعمال کرنے کا خواہشمند ہے تو اسے اپنے ہاں انسانی سرمایہ اور مہارتوں کے فروغ پر خاطر خواہ سرمایہ کاری کرنا ہوگی ۔

خارجی محاذ پر بات کریں تو دیگر ممالک کے ساتھ دوطرفہ تعلقات علاقائی راہداریوں کے قیام اور دیکھ بھال پر اپنا اثر دکھا سکتے ہیں اور مشکل کا باعث بھی بن سکتے ہیں ۔مثال کے طور پر پاکستان سی پیک کی تعمیر کے سلسلے میں چین کے ساتھ اپنی ہم آہنگی بڑھا رہا ہے تاہم ضروری نہیں کہ بعض دیگر ممالک اپنے ذاتی سیاسی وغیر ملکی ایجنڈوں کی روشنی میں اس ہم آہنگی کے حق میں ہوں گے ۔ دوسرا، خطے میں امن کا فقدان ایک اور مشکل ہے جو علاقائی راہداریوں کی ترقی میں رکاوٹ بنتی ہے ۔مثال کے طور پر افغانستان میں امن واستحکام کا فقدان افغانستان کے ساتھ پاکستان کی تجارتی استعداد کو محدود کر دیتا ہے ۔افغانستان میں امن کی بحالی ڈیورنڈ لائن پر پاکستان کی سلامتی کو درپیش مشکلات کم کرنے میں بے پناہ کردار ادا کرسکتی ہے اور یوں دونوں ملکوں کے درمیان تجارت میں اضافہ ہوگا اور وہ علاقائی رابطہ سہولیات کے ثمرات سے مستفید ہوسکیں گے ۔

**مختلف متعلقہ فریقین مثلاً حکومت، سول سوسائٹی اور ترقیاتی پارٹنرز ان علاقائی راہداریوں کی افادیت بڑھانے اور ان سے حتی الوسع ثمرات حاصل کرنے میں کیا کردار ادا کرسکتے ہیں؟**

سی پیک کی بدولت پیدا ہونے والے ان مواقع سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے تمام متعلقہ فریقوں کو اپنا فعال کردار ادا کرنا ہوگا۔اس سلسلے میں حکومت کو پہل کرنے والی سوچ اپنانا ہوگی ۔ہمیں فوری ضرورت کے احساس کے تحت تمام متعلقہ فریقوں بالخصوص کاروباری برادری اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لئے سپیشل اکنامک زونز سے متعلق مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینا ہوگا، ان میں سرمایہ کاری کرنا ہوگی اور سازگار ماحول پیدا کرنا ہوگا۔

سول سوسائٹی کو سی پیک کی ترقی میں مقامی لوگوں کا اشتراک عمل اور کردار یقینی بنانے کے لئے کام کرنا چاہئے ۔ مثال کے طور پر اگر گوادر کو دبئی کی طرز پر بین الاقوامی معیار کا بندرگاہی شہر بنانا ہے تو سول سوسائٹی کو یہ امر یقینی بنانا ہوگا کہ مقامی آبادی کو نہ صرف اس عمل میں پوری طرح شامل کیا جائے بلکہ وہ اس سے فائدہ بھی اٹھائے ۔

علاوہ ازیں، جہاں حکومت اور سول سوسائٹی اپنے وسائل کی کمی یا محدود استعداد کے باعث کام نہ کرسکیں وہاں ترقیاتی پارٹنرز کو قدم بڑھانا ہوگا اور اس خلاء کو دور کرنا ہوگا ۔ یہ کام ترقیاتی امداد کی شکل میں بھی ہوسکتا ہے اور بہترین عالمی طریقوں اور پالیسیوں کو اپنانے کے لئے تکنیکی استعداد کی بہتری کی صورت میں بھی ۔

یہاں تک کہ میڈیا کو بھی اس میں اپنا ایک کردار ادا کرنا ہے کہ وہ محض مختلف متعلقہ فریقوں میں بے چینی پیدا کرنے والے متنازعہ مسائل پر توجہ مرکوز رکھنے کے بجائے پاکستان کی مثبت ساکھ کی نمائندگی کرے ۔

## مستقبل کی جانب بڑھتے ہوئے بہتر علاقائی رابطوں کے تحت سماجی و اقتصادی ترقی میں مدد دینے کے لئے کون سی مقامی پالیسیوں یا اقدامات پر عملدرآمد کی ضرورت ہوگی؟

اگرچہ پاکستان کی توجہ اس وقت ایک راہداری یعنی سی پیک پر ہی مرکوز ہے لیکن یہاں کئی مزید راہداریاں بنانے کی گنجائش موجود ہے۔ ممکنہ راہداریوں میں سے ایک ایران ترکی راہداری ہو سکتی ہے جو ہمیں یورپی منڈیوں تک لے کر جائے گی۔ اس کے علاوہ "پاکستان، افغانستان، وسطی ایشیا اور روس راہداری" اور حتیٰ کہ "پاکستان، بھارت، نیپال، بنگلہ دیش راہداری" بھی بنائی جا سکتی ہے۔ ان خطوط پر مناسب پالیسیاں وضع کرنے کی ضرورت ہے۔

اس کے علاوہ پاکستان میں برآمدات پر مبنی افزائش کے فروغ کے لئے حکومت کو ایسا سازگار ماحول پیدا کرنا ہوگا جس میں نجی شعبہ سرمایہ کاری کرے اور مزید ترقی کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ مختلف اشیاء درآمد کرنے کے بجائے پاکستان کو ٹیکنالوجی کی درآمد پر توجہ مرکوز کرنا چاہئے تاکہ اس کے کاروباری اداروں کی پیداوار اور افادیت میں بہتری آئے۔

پاکستان میں سیاحت کا فروغ ایک اور شعبہ ہے جس میں سازگار پالیسیوں اور اقدامات سے ملک علاقائی رابطہ سہولیات کے ثمرات سے بھرپور استفادہ کر سکتا ہے۔ حال ہی میں پاکستان کو دنیا کے انتہائی پرکشش سیاحتی مقامات میں شامل کر لیا گیا ہے۔ لہٰذا سرکاری اور نجی شعبے کے اشتراک عمل سے اس برتری کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے ثقافتی تبادلوں کو فروغ دیا جا سکتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ علاقائی رابطہ سہولیات کے ذریعے مقامی آبادی کی ضروریات کو بھی پورا کیا جا سکتا ہے۔

# نوجوانوں کی آواز

## راہداریوں کے ذریعے علاقائی سطح پر رابطے کی سہولتیں کس طرح پیدا کی جاسکتی ہیں؟

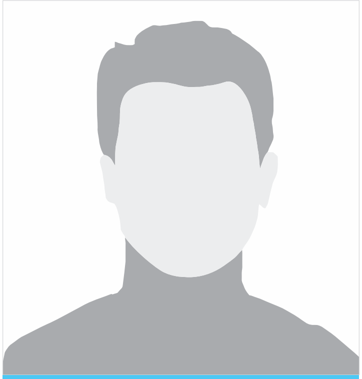

سلمان عارف

ڈیجیٹل مارکیٹنگ

راہداریوں کو اگر عمدہ طریقے سے استعمال کیا جائے تو یہ مواقع کی ایک نئی دنیا سے روشناس کرا سکتی ہیں۔ ان سے نہ صرف ملک کی معاشی استعداد میں بہتری آتی ہے بلکہ روزگار کے مواقع بھی پیدا ہوتے ہیں اور ثقافتی تبادلوں کی راہ بھی ہموار ہوتی ہے۔

عالیہ نور بخش

انجینئر

علوم کی منتقلی میرے نزدیک علاقائی راہداریوں کا سب سے اہم پہلو ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اگر آپ کسی شخص کو ایک مچھلی دیتے ہیں تو وہ ایک دن میں ہی اسے کھا جائے گا لیکن اگر آپ اسے مچھلی پکڑنا سکھا دیتے ہیں تو وہ ساری عمر کھاتا رہے گا۔ اس لئے میری رائے میں ان راہداریوں کے ذریعے علوم کی منتقلی اور پھیلاؤ، ان کا سب سے اہم پہلو ہے۔

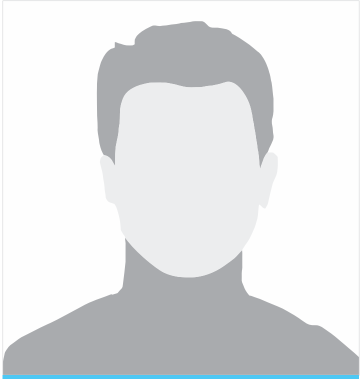

حارث افضل ملک

او/اے لیولز ٹیچر

سی پیک جیسے جیسے زور پکڑ رہا ہے، امید ہے کہ وہ ثمرات دیکھنے کو ملیں گے جن کے دعوے کئے جاتے رہے ہیں۔ میرے خیال میں یہ ایک ایسی مثال کی مانند ہوگا جس سے پاکستان بہت کچھ سیکھ سکتا ہے اور مستقبل میں راہداریوں کو ترقی دے سکتا ہے۔

کنزہ توقیر

ریسرچر

”راہداریاں، ظاہر ہے، ایسے راستے ہیں جو ملکوں کو جوڑتے ہیں۔ محض سڑک تعمیر کر دینا شاید آسان ہو لیکن اس کی دیکھ بھال کرنا، نگرانی کرنا اور اسے پائیدار بنانا مشکل ہوتا ہے۔ یہاں اس بات کو سمجھنا ضروری ہے کہ یہ راہداریاں جہاں ہمیں قوت دیتی ہیں وہیں یہ برابر چیلنج بھی پیدا کرتی ہیں۔ ان مشکلات پر قابو پانے کے لئے پیشگی منصوبہ لازم ہے۔“

فیصل فاروق

میڈیا پلاننگ

”پاکستان اپنے جغرافیائی محل وقوع کی بدولت راہداریوں کو بہترین طریقے سے استعمال کر سکتا ہے۔ اس کے لئے سمندری، زمینی اور فضائی سمیت مختلف راستے اپنائے جا سکتے ہیں۔ اصل سوال استعداد اور نگرانی کا ہے۔“

حنا علی شاہد

آرٹسٹ

”دنیا میں کسی چیز کی کمی ہے تو وہ ہے امن، جس پر کام ہونا بہت ضروری ہے۔ راہداریاں اپنی جگہ بے پناہ استعداد رکھتی ہیں اور یہ کئی سماجی و معاشی پہلوؤں کے لحاظ سے فائدہ مند ہیں، لیکن اس حقیقت پر بھی کچھ توجہ دی جانی چاہئے کہ راہداریاں خطوں کے درمیان، ثقافتوں کے درمیان اور لوگوں کے درمیان دوستیاں بڑھانے میں مدد دے سکتی ہیں۔ آپس کے میل جول میں جو طاقت ہے وہ کسی اور چیز میں نہیں۔“

ڈویلپمنٹ ایڈووکیٹ
پاکستان